Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۸ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۸ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۸۰

غیبی تائیدات کے نمونے

جشن تشکر کے سال میں حاصل ہونے والی کامیابیوں کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

"اس کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوئیں اور اس کثرت سے جماعت کی ادنیٰ کوششوں کو فضل کے پھل لگے کہ اس کا بیان انسان کے لئے ممکن نہیں، ہر سطح پر جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں نے خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور غیبی تائیدات کے نمونے دیکھے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کے ایمان کو نئی تقویت اور نئی زندگی ملی"

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۹۰ء صا)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین مل جاوے، فلاں مکان بن جاوے حالانکہ اُسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اُسے معلوم ہو گا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لیے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں"۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۸۶)

خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کیلئے عملی جدّوجہد کی ضرورت

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے، ایک چھوٹی سے چھوٹی اور ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کو بھی اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی۔ انسانی زندگی ایک ادنیٰ کیڑے سے ظہور میں آئی ہے لیکن ڈاکٹر اس کے متعلق بھی یہ اصول پیش کرتے ہیں کہ جب تک اس میں کوئی حرکت نہ ہو وہ انسانی پیدائش کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یہ کیڑا کتنا حقیر ہے یہ کیڑا کتنا چھوٹا ہے وہ عام نظروں سے چھپا رہتا ہے بلکہ تیز سے تیز نظر والا بھی اسے نہیں دیکھ سکتا۔ کئی سو طاقت والی خوردبین سے اسے دیکھا جا سکتا ہے لیکن وہ بھی اگر حرکت نہ کرے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ بیکار ہے۔ پس جب ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی اگر حرکت نہیں کرتی تو اسے بیکار سمجھا جاتا ہے تو پھر انسان کے اندر اگر زندگی کے لئے کشمکش نہیں پائی جاتی، اور اگر اس جدوجہد کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہے یا وہ کامیاب ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے انسانوں کو جوڑا بنایا ہے۔ میں نے حیوانوں کو جوڑا بنایا ہے۔ بلکہ فرمایا کہ میں نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے اور ہر چیز کو جوڑا بنانے کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا باقی ہر چیز کا جوڑا ہے اور جب خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں، فرشتوں، حیوانوں، جمادات اور نباتات وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ بغیر اپنے جوڑے کے کوئی نتیجہ پیدا کرتی ہو۔ اسی طرح روح اور اعمال بھی ایک جوڑا ہیں۔ جب تک یہ دونوں آپس میں نہیں ملیں گے کوئی صحیح نتیجہ نکلنا محال ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ستمبر ۱۹۴۹ء)

○ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر صدر مربی کراچی بعارضہ بلڈ پریشر و انجائنا بیمار ہیں۔ مولوی صاحب موصوف فعال اور مستعد مربی ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

○ مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۹ گرمولہ شیخوپورہ کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔

○ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ سر میں پھوڑے کے علاج کے لئے شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اب ان کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔

○ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی کی مجلس مشاورت سے واپسی پر اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے ڈاکٹروں نے ہلکا ہارٹ اٹیک بتایا ہے اور ہفتہ دس دن ہسپتال لیٹے رہنے اور مکمل آرام کے لئے کہا ہے

○ مکرم عبد الشکور صاحب مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان کے بڑے بیٹے عزیز عبد الرؤف کا جرمنی میں بواسیر کا اپریشن ہوا ہے۔

○ عزیز افضال احمد (ابن ڈاکٹر الیاس صاحب۔ پشاور) چند یوم سے سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق خادم بیت المبارک ربوہ آج کل شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم عبد الکریم قدسی صاحب (شاہدرہ) کی والدہ محترمہ سانس کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

قارئین ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ر شہادت ۱۳۶۹ہش — ۸ر اپریل ۱۹۹۰ء

جوانی میں عمل اور دعا کی ضرورت

یوں تو سیکھنے کے زمانے کی کوئی تخصیص نہیں ہو سکتی۔ انگریزی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ ہم سیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ انسان بچپن میں بھی سیکھتا ہے۔ جوانی میں بھی سیکھتا ہے اور بڑھاپے میں بھی سیکھتا ہے۔ اگرچہ سیکھنے کی نوعیت الگ الگ ہے۔ اگر بچپن میں سیکھی جانے والی بات جوانی میں سیکھنے کی کوشش کی جائے تو فائدہ تو ہوگا لیکن لگے گا کچھ عجیب سا۔ اور لوگ کہیں گے کہ تم نے ابھی تک یہ بات سیکھی ہی نہ تھی۔ اسی طرح عمل کے لئے بھی کسی خاص زمانے کی تخصیص نہیں کی جا سکتی۔ اگرچہ عمل کی کیفیت زمانے کے ساتھ ساتھ کسی حد تک بدلتی رہتی ہے۔ عمل کی عادت بچپن سے پڑتی ہے — یا پڑنی چاہیئے — پختہ جوانی میں ہوتی ہے۔ اور بڑھاپے میں تو یہ عمل بغیر کسی تکلف کے ہونا چاہیئے۔

عام طور پر شکایات جوانی کے زمانہ سے متعلق ہوتی ہے۔ بے راہروی کے یہی دن ہوتے ہیں۔ جانتے بوجھتے ہوئے غلط کام کرنے کا یہی وقت ہوتا ہے۔ اور اگر انسان خاص طور پر کوشش نہ کرے تو جوانی کا زمانہ کئی غلطیوں کا مرتکب کروا دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالےٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

"اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جو شباب اور جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفسِ امارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کارآمد ایّام ہیں تو یہی ہیں"

اس زمانہ کے کارآمد ہونے کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ سب سے زیادہ عمل کا یہی زمانہ ہے۔ جو کچھ بچپن میں سیکھا ہے اور جو کچھ انسان جوانی میں سیکھتا ہے اس کو بھرپور طور پر اور پورے عزم اور ارادے کے ساتھ عمل میں لانے کے یہی دن ہوتے ہیں لیکن ایسا کرنے کے لئے بھی حضور فرماتے ہیں

"بڑی کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے"

اپنی کوشش سے انسان کچھ ہی کرلے لیکن اس کی اچھائی اور اس کی تکمیل خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے دعا ہی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جوانی کو راہِ راست پر رکھے اور نیک اعمال کی توفیق دیتا رہے۔

خوب سے خوب تر کی رہے جستجو
اور پنپتی رہے دل میں یہ آرزو
نام دین و وطن کا کریں سربلند
آگہی کی بڑھاتے رہیں آبرو

ابوالاقبال

میری کشتی پار لگانا بھی ہے تیرے ہاتھ
اور بھنور کا راہ میں لانا بھی ہے تیرے ہاتھ

چلے ہَوا اور راس آجائے یہ ہے تیری دین
لیکن ساحل سے ٹکرانا بھی ہے تیرے ہاتھ

تُو چاہے تو راتیں بھی کرتی ہیں جگمگ جگمگ
روشن روشن دن کجلانا بھی ہے تیرے ہاتھ

یوں تو مسند کا ملنا بھی ہے تیری تقدیر
مسند ہاتھوں سے چھن جانا بھی ہے تیرے ہاتھ

بال و پَر کے ساتھ اُڑانا، تُو روکے تو رک جائے
اور بے پَر کو خوب اُڑانا بھی ہے تیرے ہاتھ

ہم سانسوں سے کر لیتے ہیں وابستہ اُمید
ان سانسوں کا آنا جانا بھی ہے تیرے ہاتھ

رَوِش رَوِش پر کھلتے پھولوں کو مہکائے تُو
غنچہ غنچہ پھول بنانا بھی ہے تیرے ہاتھ

تیرے بس میں ہے رُوحوں کو راحت کا پہنچانا
دل کی دھڑکن کا ٹھہرانا بھی ہے تیرے ہاتھ

تیرے ہاتھ میں دے کر ہاتھ نسیم لگا ہے چلنے
اس کو منزل پر پہنچانا بھی ہے تیرے ہاتھ

نسیم سیفی

حصول دعا کے لئے ایک نادر موقع ـــ ۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت۔

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

علمی مسائل

اگر ہر چیز کا اللہ تعالیٰ پہلے سے ایک اندازہ مقرر نہ کرتا تو انسان کو نہ دنیا میں کوئی ترقی حاصل ہوسکتی اور نہ دینی معاملات میں وہ سکھ پاسکتا۔ ایک زمیندار جو گھر سے دانے لے جاکر زمین میں ڈالتا ہے صرف اس لئے ڈالتا ہے کہ خدا نے یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ جب دانہ زمین میں ڈالا جائے۔ تو اس کے اگنے سے کئی دانے پیدا ہو جائیں۔ لیکن اگر یہ قاعدہ مقرر نہ ہوتا بلکہ اس طرح ہوتا کہ زمیندار کو گندم کی ضرورت ہوتی اور وہ گندم بوتا تو کبھی تو گندم نکل آتی کبھی کیکر اگ آتا اور کبھی انگور کی بیل نکل آتی تو کچھ مدت کے بعد زمیندار اس بونے کے فعل کو لغو سمجھ کر بالکل چھوڑ دیتا اور اپنی محنت کو ضائع خیال کرتا۔ اسی طرح اب تو سنار کو یقین ہے کہ سونا جب آگ میں ڈالونگا تو پگھل جائے گا۔ اور پھر جس طرح چاہوں گا زیور بنالوں گا لیکن اگر ایسا نہ ہوتا۔ بلکہ یہ ہوتا کہ سنار کو کوئی شخص کڑے بنانے کے لئے سونا دیتا اور جب وہ اسے پگھلاتا تو چاندی نکل آتی۔ یا کوئی چاندی دیتا تو وہ پیتل نکل آتی کیونکہ کوئی قاعدہ مقرر نہ ہوتا۔ تو کیا حالت ہوتی یہی کہ وہ اس کام سے آئندہ کے لئے توبہ کر لیتا۔ اسی طرح لوہار لوہے کو گرم کر کے اس پر ہتھوڑا مارتا کہ اسے لمبا کر لے تو وہ کبھی تو خود بن جاتا کبھی ہاون کی شکل اختیار کر لیتا۔ یا وہ کدال بناتا تو تلوار بن جاتی اور اسے پولیس پکڑ لیتی کہ ہتھیار بنانے کی اجازت تم کو کس نے دی ہے یا اسی طرح ڈاکٹر بخار اتارنے کی دوائی دیتا اور اسے کھانسی ہو جاتی۔ تو ڈاکٹروں کی کون سنتا اب تو کسی کو کھانسی ہو تو ایک زمیندار بھی کہتا ہے کہ اسے بنفشہ پلاؤ۔ کیونکہ تجربے نے بتا دیا ہے کہ اس سے کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی قانون مقرر نہ ہوتا۔ بلکہ یہ ہوتا کہ کبھی بنفشہ پلانے سے کھانسی ہو جاتی اور کبھی بخار چڑھ جاتا کبھی قبض ہو جاتی اور کبھی دست آجاتے۔ کبھی بھوک بند ہو جاتی اور کبھی زیادہ ہو جاتی تو کون بنفشہ پلاتا۔ بنفشہ تبھی پلایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ اس سے خاص قسم کی کھانسی کو فائدہ ہوگا۔ اس طرح زمیندار تب ہی غلہ گھر سے لاکر زمین میں ڈالتا ہے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ گیہوں سے گیہوں پیدا ہوگا۔ اگر اسے یہ یقین نہ ہوتا تو کبھی نہ ڈالتا۔ وہ کہتا نا معلوم کیا پیدا ہو جائے گا۔ میں کیوں اس غلے کو ضائع کروں لیکن اب وہ اسی لئے مٹی کے نیچے بیسیوں من گندم کے دانوں کو دبا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تقدیر مقرر کی ہوئی ہے کہ گندم سے گندم پیدا ہو اور ایک دانے سے سو دانے تک پیدا ہوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اسی طرح روٹی کھانے سے پیٹ بھرتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوتا کبھی ایک لقمہ سے پیٹ بھر جاتا اور کبھی انسان سارا دن روٹی کھاتا رہتا تب بھی پیٹ نہ بھرتا تو پھر اس کو ضرورت تھی کہ کھانا کھاتا۔ اور کیوں روپیہ ضائع کرتا۔ یا گھر میں آگ جلانے سے کھانا پکایا جاتا ہے لیکن اگر یہ ہوتا کہ کبھی سارا دن پھلکا توے پر پڑا رہتا اور آگ جلتی رہتی لیکن وہ گیلے کا گیلا ہی رہتا۔ اور کبھی آٹا ڈالتے ہی جل جاتا اور کبھی سینک لگنے سے پھلکا پکنے لگتا اور کبھی موٹا ہو کر ڈبل روٹی بن جاتا تو کون پھلکے پکانے کی جرأت کرتا۔ اسی طرح کبھی ساگ کچا رہتا اور کبھی پک جاتا تو کون پکاتا۔ یا اب تو ہر شخص جانتا ہے کہ کھانڈ ڈالنے سے چیز میٹھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو کہ کبھی کھانڈ ڈالنے سے چیز میٹھی ہو جاتی کبھی کڑوی ہو جاتی کبھی نمکین ہو جاتی۔ اور کبھی کھٹی یا کسیلی ہو جاتی۔ اور کبھی کسی اور مزے کی ہو جاتی۔ تو کیا کوئی کھانڈ استعمال کر سکتا۔ غرض جس قدر کارخانہ عالم چل رہا ہے اس کی ایک ہی وجہ ہے وہ مسئلہ تقدیر ہے۔ خدا تعالیٰ نے قانون مقرر کر دیا ہے کہ میٹھا میٹھے کا مزا دے ترش ترش کا مزا دے آگ سے کھانا پکے۔ روٹی سے پیٹ بھرے اور لوگوں نے تجربہ کر لیا ہے کہ یہ درست ہے اس لئے وہ ان باتوں کے لئے روپیہ صرف کرتے اور محنت برداشت کرتے ہیں۔

اگر خواص الاشیاء پر انسان کا یقین نہ ہو تو سب کوششیں چھوڑ دے اور تمام کارخانہ عالم باطل ہو جائے۔ پھر یہی تقدیر ہستی باری تعالیٰ کا بھی ایک زبردست ثبوت ہے کیونکہ کوئی صنعت صانع کے بغیر نہیں بن سکتی۔ ایک عمدہ تصویر کو دیکھ کر فوراً یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ کسی بڑے مصور نے بنائی ہے۔ ایک عمدہ تحریر کو دیکھ کر فوراً سمجھا جاتا ہے کہ کسی مشہور کاتب نے لکھی ہے اور جس قدر ربط بڑھتا چلا جائے۔ اسی قدر اس کے بنانے یا لکھنے والے کی خوبی اور بڑائی ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ پھر کیونکہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایسی منتظم دنیا خود بخود اور یونہی پیدا ہوگئی ہے۔ چنانچہ دیکھو تو جہاں انسان میں ترقی کرنے کے قویٰ موجود ہیں۔ وہاں اسے اپنے خیالات کو عملی صورت میں لانے کے لئے عقل دی گئی ہے اور اس کا جسم بھی اس کے مطابق بنایا گیا ہے چونکہ اس نے محنت سے رزق کمانا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ایسے قویٰ دیئے کہ جن سے چل پھر کر وہ اپنا رزق پیدا کر لے۔ درخت کا رزق اگر زمین میں رکھا تو اسے جڑیں بھی دیں۔ کہ اس کے اندر سے اپنا پیٹ بھریں۔

اگر شیر کی خوراک گوشت رکھی تو اسے شکار مارنے کے لئے ناخن دیئے۔ اور اگر گھوڑے اور بیل کے لئے گھاس کھانا مقدر کیا تو ان کو ایسی گردن دی جو جھک کر گھاس پکڑ سکے۔ اور اگر اونٹ کے لئے درختوں کے پتے اور کانٹے مقرر کئے تو اس کی گردن بھی اونچی بنائی۔ کیا یہ سب کارخانہ اتفاق سے ہوا ہے۔ کیا اتفاق نے اس بات کو معلوم کر لیا تھا کہ اونٹ کو گردن لمبی دوں۔ اور شیر کو پنجے اور درخت کو جڑیں اور انسان کو ٹانگیں دوں۔ کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ جو کام خود بخود ہو گیا اس میں اس قدر انتظام رکھا گیا ہو۔ پھر اگر انسان کے لئے پھیپھڑا بنایا تو اس کے لئے ہوا بھی پیدا کی۔ اگر پانی پر اس کی زندگی کا مدار رکھا تو سورج کے ذریعے بادلوں کی معرفت اسے پانی پہنچایا۔ اور اگر آنکھیں دیں تو ان کے کارآمد بنانے کے لئے سورج کی روشنی بھی رکھی تاکہ وہ اس کے ذریعے دیکھ سکیں۔ کان دیئے تو ساتھ اس کے خوبصورت آوازیں بھی پیدا کیں زبان کے ساتھ ذائقہ دار چیزیں بھی عطا فرمائیں۔ ناک پیدا کیا تو خوشبو بھی مہیا کر دی۔ ممکن تھا کہ اتفاق انسان میں پھیپھڑا پیدا کر دیتا لیکن اس کے لئے ہوا کا سامان کیونکر پیدا ہو گیا۔ اور ممکن تھا کہ انسان کی آنکھیں پیدا ہو جاتیں لیکن یہ عجیب اتفاق تھا کہ جس نے کروڑوں میلوں پر جا کر ایک سورج بھی پیدا کر دیا تاکہ وہ اپنا کام کر سکیں اگر ایک طرف اتفاق نے کان پیدا کر دیئے تھے۔ تو کونسی طاقت تھی جس نے دوسری طرف آواز بھی پیدا کر دی برفانی ممالک میں مان لیا کہ اتفاق نے کتے یا ریچھ کو پیدا کر دیا لیکن اس کا کیا سبب ہے کہ ان کتوں یا ریچھوں کے بال اتنے لمبے بن گئے کہ وہ سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ اتفاق ہی نے ہزاروں بیماریاں پیدا کیں۔ اتفاق ہی نے ان کے علاج بنا دیئے۔ اتفاق ہی نے بچھو بوٹی بنائی۔ جس کے چھونے سے خارش ہونے لگ جاتی ہے۔ اور اسی نے اس کے ساتھ پالک کا پودا اگا دیا کہ اس کا علاج ہو جائے۔ دہریوں کا اتفاق بھی عجیب ہے کہ جن چیزوں کے لئے موت تجویز کی ان کے ساتھ توالد تناسل کا سلسلہ بھی قائم کر دیا۔ اور جن چیزوں کے ساتھ موت نہ تھی وہاں یہ سلسلہ ہی نہ رکھا۔ انسان نے چونکہ مرنا تھا اس لئے اس کے ساتھ توالد اور تناسل کا سلسلہ لگا دیا لیکن سورج اور چاند اور زمین نہ نئے پیدا ہوتے اور نہ اگلے فنا ہوتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ یہ سلسلہ نہ رکھا۔ پھر کیا یہ انتظام کچھ کم تعجب انگیز ہے کہ زمین اور سورج میں چونکہ کشش ہے اس لئے ان کو ایک دوسرے سے اتنی دور رکھا کہ آپس میں ٹکرا نہ جائیں۔ کیا یہ سب باتیں اس بات پر دلالت نہیں کرتیں کہ ان سب چیزوں کا ایک خالق ہے جو نہ صرف علیم ہے بلکہ غیر محدود علم والا ہے اور اس کے قواعد ایسے منضبط ہیں کہ ان میں کہیں بھی رخنہ نظر نہیں آتا۔

شعبہ امدادِ طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق۔ نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

حضرت چوہدری رحمت خان صاحب

منیر احمد خان

ایک عرصہ سے دل میں یہ شدید خواہش تھی کہ اپنے والد محترم کے حالاتِ زندگی قارئین کی خدمت میں پیش کروں لیکن کچھ سستی اور عدیم الفرصتی اس خواہش کی تکمیل میں مانع ہوئی۔

حضرت والد صاحب ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء کو دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت کی آغوش میں آ چکے تھے۔ اس لئے والد صاحب کو اپنے گھر میں احمدیت کا ماحول میسر آیا۔ آپ شروع سے ہی خدا ترس اور نیک صفات کے حامل تھے۔ پرائمری کے بعد آپ نے مڈل تک تعلیم وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے حاصل کی۔ چونکہ اُن ایام میں گجرات میں تعلیم کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا۔ آپ نویں جماعت میں زیرِ تعلیم تھے کہ آپ کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے آپ کو اپنے مولا کے در کا فقیر بنا دیا۔ آپ گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران ایک دن گاؤں سے باہر اپنے ڈیرہ پر سکول کا کام کرنے میں مشغول تھے کہ آپ کی دائیں ٹانگ کی پنڈلی میں شدید درد ہوا جس سے ساری ٹانگ سوج گئی۔ سول ہسپتال گجرات میں علاج کے دوران ڈاکٹر نے فیصلہ کیا کہ ٹانگ کی ہڈی میں ناسور ہو گیا ہے۔ اس لئے ٹانگ کے کاٹنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ آپ کے والدِ محترم نے ڈاکٹر کے فیصلہ کے ساتھ اتفاق نہ کیا اور ایک جراح سے علاج کروانا شروع کیا والد صاحب کے کہنے کے مطابق اُنہوں نے خدا تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا کہ اگر تو مجھے شفاء عطا فرمائے تو میں ساری زندگی نماز باجماعت ادا کروں گا۔ خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ٹانگ صحتیاب ہو گئی۔ والد صاحب نے جو عہد خدا تعالیٰ سے کیا تھا اُسے آخری سانس تک نبھایا۔

حضرت والد صاحب کو قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے) کے ساتھ ایک والہانہ عشق و محبت کا تعلق تھا۔ حضور نے جب ۱۹۲۱ء میں قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا تو آپ ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں اُس درس میں شریک ہوتے رہے اور پھر ساری زندگی قرآن مجید کا درس اور تدریس جاری رکھا۔ آپ تقریباً چالیس سال تک جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں کے صدر رہے اور قرآن مجید کی تعلیم جاری رکھی۔ دنیاوی تعلیم آپ نے ملازمت کے دوران جاری رکھی ۱۹۱۸ء سے ۱۹۵۶ء تک زمیندارہ ہائی سکول گجرات میں مختلف حیثیتوں میں کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۷ء میں آپ زمیندارہ کالج میں انگریزی کی تعلیم دینے پر مامور تھے کہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر دوم نے ایک رؤیا دیکھی جسے آپ نے جولائی ۱۹۵۷ء کے خطبہ جمعہ میں بیت المبارک میں بیان فرمایا۔ چونکہ پورے خطبہ پر محیط ہے ابتدائی الفاظ درج ذیل ہیں۔ حضور نے فرمایا "کہ میں نے رات کو رؤیا میں دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں اور اُمّ ناصر (اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت فرمائے) والے مکان میں ہوں مجھے محسوس ہوا کہ کوئی شخص چھت سے سیڑھیوں کے راستے نیچے اتر رہا ہے۔ میں نے دروازہ کھولا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے آگے بڑھایا۔ میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ ہاتھ چوہدری رحمت خان صاحب کا تھا جو گجرات کے رہنے والے ہیں اور قادیان میں میرے درس میں شامل ہوتے رہے ہیں جن کے چھوٹے بھائی چوہدری غلام رسول تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔"

خطبہ جمعہ سننے کے بعد ربوہ کے عزیز و اقارب اور دوستوں نے مبارک کے خطوط اور تار بھجوائے۔ حضرت والد صاحب نے حضور کی خدمت میں وقف کیلئے درخواست دے دی جو منظور ہوئی۔ کچھ وقت پاسپورٹ اور دیگر انتظامات میں صرف ہوا۔ آخر آپ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں بطورِ امام بیت الفضل لندن تشریف لے گئے اور اپریل ۱۹۶۴ء تک وہاں امام کے فرائض خوش اسلوبی سے ادا فرمائے انگلستان سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے) نے احمدیہ ہوسٹل لاہور کا سپرنٹنڈنٹ مقرر فرما دیا۔ یہ ہوسٹل لاہور کے مختلف علاقوں میں قائم رہا۔ والد صاحب نے جنہیں تعلیم و تربیت کا ایک وسیع تجربہ تھا۔ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کی نگرانی اور تربیت پدرانہ شفقت سے کی۔ اُس زمانے میں ہوسٹل میں رہنے والے احمدی نوجوان آج بھی احمدیہ ہوسٹل کے اُس دور کو سنہری دور کہتے ہیں۔ اسی دوران ہمارے خاندان خصوصاً ہمارے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کیلئے ایک بہت بڑا سانحہ رونما ہوا۔ ہمارا چھوٹا بھائی مسعود احمد خان جو انگلستان میں زیرِ تعلیم تھا۔ مشن ہاؤس لندن میں وقارِ عمل کرتا ہوا بجلی کے جھٹکا سے لقمۂ اجل بن گیا۔ لندن مشن سے والد صاحب کو تار بھجوایا گیا۔ عزیزم چوہدری مبارک احمد ساہی جو اُن دنوں ہوسٹل میں مقیم تھے نے تار موصول کیا اور ان کے بیان کے مطابق تمام طلباء بہت پریشان ہوئے کہ چوہدری صاحب کو کیسے اطلاع دی جائے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں کے پاس گئے کہ یہ خبر چوہدری صاحب کو کیسے پہنچائی جائے۔ بہر حال جب والد صاحب کو یہ اطلاع دی گئی تو آپ نے صبر و رضا کا پیکر بن کر اس عظیم صدمے کو برداشت کیا اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو) کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ عزیز و اقارب کو خط لکھنے بیٹھ گئے۔ آپ نے جس حوصلے کیساتھ اپنے اٹھائیس سالہ نوجوان لائق اور نیک و پارسا بیٹے جن کے متعلق اُسکی وفات پر حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے "ہمارا پیارا مسعود" کے عنوان سے ایک تاریخی مضمون لکھا جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ کے صدمے کو اس طرح سے برداشت کیا کہ آج بھی ہر وہ شخص جو والد صاحب سے ان ایام میں ملا تذکرہ کئے بغیر نہ رہ سکتا۔

حضرت والد صاحب نے اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ سے ایک پختہ تعلق اور (امامت) کے عاشق اور ادنیٰ خادم کی حیثیت سے گزاری۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک رعب دار لیکن بہت ہی دل کے حلیم کی شخصیت عطا فرمائی تھی آپ نے ہمیشہ اپنے زیرِ تعلیم طلبہ بالخصوص دیہاتی اور یتیم بچوں کے مستقبل سنوارنے میں گہری دلچسپی لی یہی وجہ ہے کہ خاکسار گجرات شہر و ضلع اور ملک کے دیگر مقامات پر حضرت والد صاحب کے غیر از جماعت شاگردوں سے ملنے کا موقع پاتا ہے تو انہیں سراپا ادب و احترام پا کر اپنے والد محترم کی ایک نافع الناس شخصیت کا روپ سامنے پاتا ہے۔

خاکسار کیساتھ والد صاحب کا بحیثیت والد، بحیثیت استاد اور بحیثیت افسر تعلق رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو صاف ستھری، ہر قسم کی بناوٹ سے پاک زندگی گزارتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنی ساری اولاد کو ہر قسم کی بناوٹ سے پاک اور خدا تعالیٰ پر مکمل توکل اور قدرتِ ثانیہ کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے زندگیاں گزارنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت والد صاحب جولائی ۱۹۶۸ء میں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کی ملاقات اور زیارت کیلئے ربوہ تشریف لے گئے رات کو اپنے مکان واقع دارالصدر شرقی میں دل کا دورہ پڑا اور اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ موصی ہونے کے باعث بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مکرم چوہدری صاحب کے متعلق فرمایا تھا

محترم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن ایک بے نفس اور مخلص خادمِ احمدیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہاں اور انگلستان میں ہر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشی۔ اپنے عرصۂ سرکاری ملازمت میں بھی جماعت کی تربیت اور سلسلہ کی خدمت ان کا خاص شعار تھا۔ ان کے علاقہ کے لوگ ان کی ان خوبیوں کا بکثرت تذکرہ کرتے ہیں اور ان کی ہمدردی اور خدمتِ خلق کے جذبہ کے لئے رطب اللسان ہیں۔ ملازمت سے فراغت کے بعد زندگی وقف کی اور انگلستان میں خدمت (احمدیت) کی سعادت حاصل کی۔ سیدنا حضرت فضل عمر کی طرف سے آپ کا بطور امام بیت الفضل لندن مقرر کیا جانا آپ کی بڑی خوش بختی تھی۔ آپ نے اپنے قیامِ انگلستان کے دوران مقدور بھر خدمتِ دین کی۔ واپسی پر بھی آپ نے خدمتِ دین کا کوئی موقعہ جانے نہ دیا۔ احمدیہ ہوسٹل میں سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور نئی تعلیم یافتہ پود کی تربیت کا اہم فریضہ بجا لاتے رہے۔ "تعطیلات" کے ایام میں وقفِ عارضی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کمر ہمت باندھے لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ طبیعت میں ضعف تھا۔ اور بیماری کے متعدد حملے بھی ہو چکے تھے۔ نوجوان اور ہونہار فرزند کی انگلستان میں غریب الوطنی میں وفات کا صدمہ بھی صحت پر اثر انداز ہوا تھا مگر آپ کا یہی عزم تھا کہ اب چونکہ افاقہ ہے۔ اور میں سفر کے قابل ہوں اس لئے امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق وقفِ عارضی میں ضرور حصہ لوں گا۔ بعض اعزاء نے مشورہ بھی دیا کہ آپ وقفِ عارضی میں نہ جائیں۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہ جانے کی کوئی وجہ نہیں۔ دفتر کی طرف سے ان کیلئے جماعت گجرات مقرر تھی۔ اپنی وفات سے تین چار دن پیشتر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی ملاقات کیلئے تشریف لائے تاکہ یہ بھی عرض کر دیں کہ میں وقفِ عارضی پر جا رہا ہوں اور دعا کی درخواست بھی کر جائیں۔ اسی دن بعض رشتہ داروں کے اصرار پر اس امر کے لئے آمادہ

(باقی صفحہ ۔ کالم ۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ مظفر احمد ۔ مربی سلسلہ

احساس کمتری

حواس کے ذریعے کوئی بات محسوس کرنے کے نتیجے میں دل و دماغ کے درمیان جو عملی صورت ہمارے سامنے آتی ہے وہ احساس ہے۔ احساس کا ایک محدود حد سے آگے بڑھ جانا احساس برتری ہے اور ایک حد سے پیچھے ہٹ جانا احساس کمتری ہے ایک طرف احساس برتری کی بگڑی ہوئی شکل کا پیدا ہو جانا نہایت بری بات ہے۔ دوسری طرف انسان میں احساس کمتری کا پیدا ہو جانا ذہن کیلئے زہر ہے اور انسان کے ذہن و سکون کو تباہ کر دیتی ہے۔ غیر حقیقی باتوں کا خوف یا غیر موزوں باتوں میں یقین کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کا ذہن ہمہ وقت ایسی الجھنوں میں مبتلا رہتا ہے جو کوئی وجود نہیں رکھتیں۔ واقعہ یہ ہے کہ صرف وہی کوششیں انسان کی توجہ کا مستحق ہوتی ہیں جن کی بنیادیں حقیقی ہوں۔ جب تک ہم اپنی الجھن کے سبب کو دریافت نہ کر لیں گے۔ اس کے تدارک میں بھی ناکام رہیں گے۔ جب تک ہم غیر حقیقی امیدوں اور خوابوں کے فریب کو نہ سمجھیں گے۔ ہر آنیوالا لمحہ ہماری کمتری کے احساس کو شدید تر کرتا چلا جائے گا۔ احساس کمتری سے انسان کو خود اپنی ذات ہیچ اور حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ بعض لوگ مکان و محل در و دیوار کے چھوٹا، تنگ اور محدود ہونے کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے رنگ و نسل کی ناؤ میں اس احساس کا سوراخ کر کے اپنے تئیں بحرِ جہاں میں غرق کر لیتے ہیں۔ بعض اپنی علمی صلاحیت کے محدود ہونے کی وجہ سے پریشان حال ہوتے ہیں۔ غرض کہ بہت ساری باتیں ہیں جن کا دائرہ وہ خود ہی اپنے ارد گرد تنگ کر لیتے ہیں اور ترقی کی منازل طے کرنے کی بجائے تنزل کی تہوں تلے دفن ہونے لگتے ہیں اس احساس میں مبتلا رہنے والا شخص برتری میں بھی کمتری کا احساس کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ــــ

ــ اس احساس کو ختم کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اس "مفلوج" ناؤ کو برتری کے ساحل تک پہنچانے کیلئے کیا سعی کی جائے۔ یہ بات سوچنے سے تعلق رکھتی ہے۔ چاہیئے کہ عقل کی روشنی سے فہم کی قوتوں کو عمل میں لاتے ہوئے احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ اس کی حدود کا صحیح اندازہ لگائے اس کی نوعیتوں کو اچھی طرح سمجھے ورنہ عقل حیلہ جو اس کو احساس کی ایک نئی بیماری میں مبتلا کر دے گی۔ یہ امر قابل غور رہے کہ احساس کمتری کو رفع کرنیوالی بات تقویٰ کا پیدا کرنا بھی ہے جب کہ تقویٰ کار، کوٹھی اور بنگلے سے مشروط نہیں بلکہ اس کا تعلق ہر انسان کے اپنے دل اور خدا کے ساتھ ہے۔ خواہ کوئی کسی کٹیا میں رہتا ہو یا عالی شان محل میں جس قدر تقویٰ اس میں بڑھتا جائے گا اسی قدر وہ معزز ہوتا جائے گا۔

اور نہ ہی برتری کا تعلق محض خوبصورت ہونے سے ہے بلکہ خوب سیرت و نیک سیرت اور حسن کارکردگی میں ہے۔ اگر کوئی مخلوق خدا کا درد اپنے دل میں رکھتا ہوگا اور اس کا اظہار عملی رنگ میں کرتا ہوگا تو خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل اور صورت کا ہو دنیا اس کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دے گی۔ اور نہ ہی لوگ، اسے اس مرض میں مبتلا ہونے دیتے جو احسان تو کرتے ہیں لیکن احسان جتاتے نہیں اور نہ ہی احسان فراموش ہوتے ہیں۔ بلکہ خادم بن کر خدمات کے فاصلے طے کرتے ہوئے سید القوم بن جاتے ہیں۔ نیز علم کی دولت بھی اس احساس کو ختم کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہے کیونکہ علم کی وسعت اور بلندی کاغذ اور سکّے کی دولت پر غالب ہے۔ جہاں بڑے بڑے منصوبے اور بلند و بالا عمارتیں علم کی محتاج ہیں وہاں مخلوقِ خدا علم دوست انسان کو معزز جانتی ہے۔ علاوہ ان باتوں کے ایک بات جو احساس کمتری کا قلع قمع کرتی ہے وہ ہے خود اعتمادی اور جذبہ کا پیدا کرنا اور پختہ ارادہ کا ان دونوں باتوں میں امتزاج۔ خسرو کا قول ہے " اگر آپ دوسرے کے مقابلے میں کم ہیں تو اس کا رنگ نہ دیکھئے کیونکہ کم ہونا بھی آدمی کو تقویت دیتا ہے اور وہ ہے اپنی کمی کو دور کرنے کا جذبہ۔ اگر یہ جذبہ ہم اپنے اندر پیدا کر لیں تو ہماری کمتری بھی ہمارا حیلہ بن جائے گی جو ہمیں اٹھا کر برتر مقام تک پہنچا دے گی"۔

مشہور باکسنگ چیمپئن محمد علی کلے کا واقعہ ہے جو اس کی ایک زندہ مثال ہے امریکہ کی کالی نسل کا ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً بارہ سال تھی۔ روزانہ دیکھتا تھا کہ سڑک سے خوبصورت کاریں گذر رہی ہیں ایک روز اس نے اپنے باپ سے کہا۔ ابا! چمکتی ہوئی کاریں ہمارے پاس کیوں نہیں۔ بیٹے ہم کالے ہیں اور یہ حق صرف ان گوروں کو حاصل ہے کہ وہ خوبصورت کاروں پر چلیں باپ نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بیٹے نے پوچھا ابا! کیا کالا ہونا جرم ہے؟ بات یہ ہے کہ کالا ہونے کی وجہ سے ہمیں کوئی ایسا کام کرنے نہیں دیا جاتا جو ہماری آمدنی میں زیادہ اضافہ کرنے والا ہو اور جو آدمی صرف اتنا کمائے کہ اپنا پیٹ بھر سکے تو کار خریدنے کا بوجھ کیسے برداشت کریگا باپ نے اپنے بیٹے کو جواب دیا۔ تاہم جب اس نے دیکھا کہ اس جواب سے بیٹے کی افسردگی ختم نہیں ہوئی تو اس نے بیٹے کیلئے بائیسکل خرید لی بائیسکل دیتے ہوئے اس نے اپنے بیٹے سے کہا ہماری تو اتنی بھی سکت نہ تھی مگر تم کو غمگین دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا لڑکا بائیسکل پر سوار ہوا۔ وہ گھنٹی بجاتا اور ہینڈل ادھر اُدھر گھماتا ہوا خوشی سے چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ ایک دوکان کے سامنے جا رکا۔ اس نے اپنی بائیسکل باہر کھڑی کی اور دوکان کے اندر چلا گیا۔ جب وہ سامان خرید کر باہر آیا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک سفید فام لڑکا اس کی بائیسکل پر سوار ہو کر دوڑا چلا جا رہا ہے۔ اس نے دوڑ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اس نے ایک پولیس والے سے شکایت کی تو اس نے کالے رنگ کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ یہ موقعہ تھا کہ لڑکے کے دل میں سفید فام والوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک اٹھتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اسکے اندر اپنے استحقاق کے خلاف جذبہ ابھر آیا کہ ہم اپنے کالے رنگ کی وجہ سے اپنے کو کم کیوں سمجھتے ہیں۔ جس طرح سفید ایک رنگ ہے کالا بھی ایک رنگ ہے۔ صرف اس وجہ سے ہم احساسِ کمتری میں مبتلا کیوں ہوں لڑکے نے پولیس والے سے کہا کہ اگر مجھے وہ سفید فام لڑکا مل گیا تو میں اسکی ناک توڑ دوں گا۔ پولیس والا ہنستا ہوا بولا جاؤ پہلے ناک توڑنے کی مشق کرو اس جملے میں جو طنز چھپا ہوا تھا اس نے لڑکے کو آخری حد تک جھنجھوڑ دیا۔ اس نے طے کر لیا کہ وہ اس چیلنج کا جواب دے گا۔ اس نے اسی دن سے باکسنگ کی مشق شروع کر دی۔ یہ لڑکا محنت کرتے کرتے ایک روز عالمی باکسنگ کا چیمپئن بن گیا۔ اب خوبصورت سے خوبصورت کار اس کے گھر کے سامنے اس کی منتظر رہتی۔ وہ ان ہوٹلوں میں ٹھہرنے لگا جن میں صرف شہزادے یا سربراہان مملکت ٹھہرتے تھے۔ وہ دنیا بھر کے اخبارات میں صفحہ اول پر جگہ پانے لگا۔ یہ محمد علی کلے تھا جس نے تمام باکسروں کو ہرا کر عالمی باکسنگ کا اعزاز حاصل کیا۔ محمد علی کلے نے ایک انٹرویو میں کہا اگر میرا باپ کالے رنگ کی وجہ سے احساس کمتری کا اظہار نہ کرتا اور مجھے کار کی بجائے بائیسکل نہ دیتا تو آج میں اس مقام تک نہ پہنچتا۔ یہ دراصل اپنے پیچھے ہونے کا احساس تھا۔ جس نے میرے اندر آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کیا۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ انسان کا عزم وارادہ انسانی نفسیات کے ناقابلِ تسخیر قلعے کا مضبوط ترین حصار اور بلند ترین برج ہے۔ پختہ جذبہ اور ارادہ کرۂ ارضِ انسانی کا پاسبان ہی نہیں اسکا معمار بھی ہے۔ مسلسل کوشش، پختہ عزم اور حصولِ مقصد کے لئے جدوجہد مل کر انسان کو احساس کمتری کی قید سے نکال کر کامیابی و کامرانی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر کچھوا اپنی سست رفتاری کی وجہ سے بجائے چیلنج قبول کرنے اور پختہ عزم کے اپنی حالت کی بنا پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتا تو کبھی بھی وہ کامیابی کی منزل حاصل نہیں کر سکتا تھا وزارت کا خواہاں ہر شخص ہے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے جدوجہد بہت کم لوگ کرتے ہیں۔ لیکن جو باہمت افراد صبر کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے منزلِ مقصود پا لیتے ہیں وہی سرفراز ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ ان پر رشک کرتے ہیں۔

(کیا ہمارے قارئین اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے)

(ادارہ)

اگر دوست اپنے اپنے شعبہ کے متعلق ایسی معلومات فراہم کر سکیں جن سے جماعت کے نوجوانوں کو اپنے لئے ذریعہ معاش تلاش کرنے میں آسانی پیدا ہو یا مزید تعلیم حاصل کرنے کی خواہش پوری ہو سکے تو قارئین الفضل آپ کے ممنون ہوں گے۔

یہ معلومات دفتر الفضل کو مہیا کی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم احمد باجوہ

سکاٹ لینڈ میں سالانہ اجتماع

سکاٹ لینڈ کا دوسرا سالانہ اجتماع احمدیہ مشن گلاسگو میں ۲۸ جنوری ۱۹۹۰ء بروز اتوار منعقد ہوا۔ جس میں گلاسگو، ایڈنبرا اور کیٹرین تینوں جماعتوں کے انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ لندن مرکز سے مکرم محمد اسلم جاوید صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو۔کے۔ اور مکرم عبداللطیف صاحب شاکر نائب صدر مجلس انصار اللہ یو کے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ یو۔کے نے بھی شرکت کی۔ بریڈفورڈ سے عبدالباری صاحب ملک ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور ان کے چار رفقا، جن میں سے دو لیڈرز سے تھے، نے بھی شرکت کی۔ اسی طرح مکرم طاہر سلیمی صاحب مربی سلسلہ یارکشائر بھی شریک ہوئے۔

اجتماع کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ریجنل قائد صاحب خدام الاحمدیہ نے کی۔ افتتاحی تقریر میں خاکسار نے حضور انور کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآنِ کریم اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد کھانے اور نماز ظہر و عصر کا وقفہ تھا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ یو۔کے نے کی اور اس میں تقاریر اور عام دینی معلومات کا تحریری مقابلہ ہوا۔ بعد ازاں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ تیسرا اجلاس خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ جس میں سیکرٹری اجتماع مکرم امجد قریشی صاحب نے مجموعی رپورٹ پیش کی اور اس کے بعد مہمانِ خصوصی MR. JOCK STEVENSON ڈائرکٹر گلاسگو اولڈ پیپل ویلفیئر ایسوسی ایشن نے نمایاں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر موصوف نے اپنے ریمارکس میں جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ کی ان کوششوں کو قابل تعریف قرار دیا جو وہ بوڑھے ضرورتمند افراد کی بلاتمیز رنگ و مذہب کر رہی ہے۔

آخر میں خاکسار نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ان تمام احباب و خواتین کے لئے دعا کی درخواست کی جو سارا سال اپنی اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق خدمت دین کے کاموں میں معاون و مددگار ہوتے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ اجتماع سے پہلے بھی اور بعد میں بھی سارے برطانیہ بلکہ یورپ بھر میں باد و باراں کے طوفان کے بعد طوفان آ رہے ہیں لیکن اجتماع کے دن خدا کے فضل سے سارا دن موسم بالکل صاف تھا اور بادلوں کا نام و نشان نہ تھا۔ ہم سب کے لئے یہ احسان الٰہی اور بھی زیادہ ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا کیونکہ حضور نے دو روز پہلے اس غرض کے لئے خصوصی دعا کی اور موسم کے خوشگوار ہونے کی تسلی دی۔ حاضری کے لحاظ سے گزشتہ سال کی نسبت خدا کے فضل سے ۳۳ فی صد اضافہ تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب شرکاء کو ایمان و عمل کے لحاظ سے نمایاں ترقی عطا فرمائے۔

حافظ محمد امجد عارف ۔ جاپان

ناگویا، جاپان میں جلسہ یوم فضل عمر

۱۸ فروری ۱۹۹۰ء بروز اتوار دو بجے احمدیہ سنٹر ناگویا میں جماعت احمدیہ ناگویا کے زیر اہتمام جلسہ فضل عمر منعقد ہوا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو خاکسار حافظ محمد امجد عارف نے کی تلاوت کے بعد مکرم منصور رفیق احمد صاحب نے حضرت فضل عمر کی یاد میں ایک نظم پرسوز انداز میں پڑھ کر سنائی۔ ان کے بعد مکرم اطہر محمود صاحب کی بچی حدیقۃ المبشرہ نے نظم "ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے" سنائی۔ ان دو نظموں کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت اور جلسہ کا پس منظر بڑی تفصیل سے بیان کیا ان کے بعد مکرم محمود اقبال صاحب ساجد نے بشیر اوّل کی وفات کے بعد جو وضاحت حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمائی تھی پڑھ کر سنائی۔ اس وضاحت کے بعد مکرم عبدالماجد صاحب وڑائچ نے تقریر کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔

مکرم عبدالحمید صاحب کریم نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں ایک ایمان افروز واقعہ سنایا۔ مکرم وسیم احمد صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نصائح پڑھ کر سنائیں اور مکرم مبارک احمد صاحب ناصر نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی تحریکات پر تقریر کی۔ ان مقررین کے بعد مکرم آصف اقبال صاحب نے حضرت فضل عمرؓ کا کلام "جنسِ وفا کا پیمانہ" میں سے چند اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اور سامعین نعرے بلند کرتے رہے (اسی طرح تمام تقاریر کے دوران احمدیہ سنٹر کی عمارت نعروں سے گونجتی رہی)۔ اس نظم کے بعد مکرم اطہر محمود صاحب صدر جماعت احمدیہ ناگویا نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "حضرت فضلِ عمر کے کارنامے"۔ آپ نے تحریک جدید اور ذیلی تنظیموں کے قیام کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ ان تمام تقاریر کے بعد حضرت فضل عمر کی تقاریر کے چند حصے کیسٹ کے ذریعے حضور کی اپنی آواز میں سنائے گئے۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران تمام حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ چونکہ اب وقت کافی ہو گیا ہے اس لئے میں حضرت فضلِ عمر کے الفاظ میں صرف ایک پیغام دیتا ہوں۔

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

اس طرح دعا کے بعد ۲۰۔۴ بجے شام یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں پچاس مرد و زن نے شرکت کی۔ جلسہ کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اس موقعہ پر ناگویا کی احمدی بچیوں نے خوبصورت سبز لباس زیب تن کرنے کا اہتمام کیا۔

اخبارات میں سے

جسٹس جاوید اقبال، جنگ میگزین میں کہتے ہیں

مجھے ضیاء الحق صاحب کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ اس طرح کا اسلامی معاشرہ وجود میں لائیں گے جس کا خواب علامہ اقبالؒ نے دیکھا تھا لیکن رفتہ رفتہ میں نے محسوس کیا کہ وہ اس ڈگر سے ہٹ کے کسی اور طرف چلے گئے ہیں اور ایک ایسا نقطہ نگاہ اسلام کے متعلق پیش کر رہے ہیں جو ان کے اپنے اقتدار کو جائز قرار دینے کے لئے سوٹ کرتا ہے۔ حالانکہ شاید وہ اس اندازِ فکر کے نہیں تھے لیکن سیاسی مصلحت کی وجہ سے انہوں نے مختلف کردار اختیار کیا۔ میں یہ بات ضیاء الحق صاحب کی زندگی میں کہتا رہا کہ جسے وہ اسلامائزیشن کہتے ہیں اصل میں یہ منافقت ہے صحیح اسلام کا انعقاد نہیں۔

۲۵ دسمبر ۱۹۸۶ء میں ایوانِ صدر میں ضیاء الحق صاحب نے یوم قائدِ اعظم منایا تھا۔ اس میں انہوں نے ایک سوال ترتیب دیا تھا کہ قوم کا سب سے اہم مسئلہ کیا ہے! انہوں نے مجھے بھی فون کیا کہ آپ بھی تشریف لائیں حالانکہ میں ان دنوں سپریم کورٹ کا جج تھا۔ میں نے معذرت بھی کی کہنے لگے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ آپ کی ایک اور حیثیت بھی ہے سو میں اس جلسے میں شریک ہوا مجید نظامی صاحب میرے ساتھ تھے میں نے ضیاء الحق صاحب کو کہا کہ آپ مجھے تقریر کرنے کے لئے نہ کہئے گا لیکن انہوں نے اصرار کیا۔ مجھے انہوں نے اپنے سے ایک مقرر پہلے خطاب کی دعوت دی۔ آخر میں انہوں نے خطاب کیا۔ میں نے کوئی تقریر لکھی تو نہیں تھی زبانی تقریر کی میری تقریر سے وہاں بیٹھے ہوئے علماء بڑے سیخ پا ہوئے۔ اس تقریر میں میں نے ضیاء الحق صاحب کے بعض اقدامات پر تبصرہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ محفل میں گرما گرمی آ گئی۔ ضیاء الحق صاحب نے اس موقع پر کہا کہ جاوید اقبال کی وجہ سے محفل میں گرما گرمی آئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ جو کچھ جاوید اقبال نے کہا ہے آپ اس کے متعلق فکرمند نہ ہوں ہم کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے جو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اٹھائیں۔ اس طرح انہوں نے ایک طرح سے ان علماء کی دلجوئی کر دی۔ میری تقریر سے ضیاء الحق صاحب برافروختہ نہیں ہوئے بلکہ ایک موقع پر ضیاء الحق کنیرڈ کالج میں کانووکیشن میں خطاب کرنے آئے وہاں ڈاکٹر طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہنے لگے "میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں، میری بیٹی بھی ڈاکٹر ہے اور وہ بھی جاب کر رہی ہے اور خاندان میں آمدنی میں اضافے کا باعث ہے"۔ مجھے وہاں دیکھ کر باآواز بلند کہا کہ آپ یہ نہ سمجھئے گا کہ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہاں جاوید اقبال بیٹھے ہیں۔ واضح مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اقتدار کو مضبوط رکھنے کی خاطر اسلام کی اس طرح کی سیاسی پروجیکشن کرتے تھے۔

باقی صـ۷ کالم ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا

○ مکرم عبدالرحمٰن عزیز صاحب ڈرگ روڈ۔ کراچی بیٹی کی انٹر امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم محمد خلیق عالم فاروقی صاحب کی خوشدامن اہلیہ شریف احمد صاحب XEN کولہے کی ہڈی کے ٹوٹنے سے سخت علیل ہیں۔

○ محترمہ نور جہاں صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امتیانہ آف سیالکوٹ شہر بوجہ شوگر بیمار ہیں۔

○ مکرم شیخ محمد اکرم صاحب کی اہلیہ عابدہ خانم صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ انگوری باغ سکیم۔ لاہور کا گزشتہ دنوں لاہور میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں ابھی کچھ پیچیدگیاں باقی ہیں۔

○ مکرم سفیر احمد صاحب راٹھور کی چچی امینہ متین صاحبہ ۳ ماہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم احسن خان صاحب کراچی کو گھٹنوں میں درد کی تکلیف ہے نیز وہ اپنی والدہ کی صحتیابی اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قارئین ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تقریب شادی

○ مکرم بشارت احمد صاحب تنویر ابن مکرم ظفر اللہ اقبال صاحب آف لاہور کا نکاح مورخہ ۱۶، مارچ ۹۰ء کو عزیزہ منیرہ نصرت صاحبہ بنت پیر امتیاز احمد شوکت صاحب کے ہمراہ کراچی میں بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اُسی روز تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم ظفر اللہ اقبال صاحب نے ۱۹، مارچ کو لاہور میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

○ مکرم شکیل احمد صاحب مرزا ابن مکرم خلیل احمد صاحب مرزا آف جنیوا سوئٹزرلینڈ کا نکاح عزیزہ فرحانہ احمد صاحبہ بنت خواجہ بشیر احمد صاحب آف لندن کے ہمراہ مورخہ ۱۸، فروری ۹۰ء بعوض دس ہزار سوس فرانک مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج بیت الفضل لندن نے پڑھایا دعا کے بعد اُسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔

○ مکرم منور احمد صاحب (سب انجینئر) ابن مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ کی تقریب شادی مکرمہ فرحت حمید صاحبہ ایم۔ ایس۔ سی بنت مکرم عبدالحمید خان صاحب کے ساتھ ۸، مارچ کو قرار پائی۔ بارات شکور پارک سے ایوانِ محمود آئی اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے دُعائے رخصتانہ کروائی۔ اگلے روز ۹، مارچ کو ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اعلان نکاح

○ عزیزہ غزالہ نصرت صاحبہ بنت ونگ کمانڈر محمد حنیف شاد صاحب کا نکاح مکرم محمد فاتح عالم صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عالم صاحب لاہور کے ہمراہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے ۲۳ فروری ۹۰ء کو بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھایا۔
احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

مکرم نثار احمد صاحب راٹھور معلّم وقف جدید نوکوٹ (تھرپارکر) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶، مارچ ۱۹۹۰ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے اعجاز احمد عطا فرمایا ہے۔
احباب نومولود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کریں۔

نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قریشی محمد افضل صاحب سابق مربیؔ آئیوری کوسٹ و ماریشس کے پوتے عزیز احمد ہشام قریشی ابن مکرم شاہد احمد صاحب قریشی پرنسپل احمدیہ سکول نعراوا نائیجیریا کو احمدو بیلو یونیورسٹی آف زاریہ نائیجیریا سے بی ایس سی انجینئرنگ میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے عزیز نے انجینئرنگ کے شعبہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بہت مبارک کرے۔ عزیز نے اب اسی یونیورسٹی میں ایم ایس سی انجینئرنگ میں داخلہ لیا ہے اور اس کا چھوٹا بھائی احمد نعمان قریشی بھی اس یونیورسٹی میں سال اوّل میں داخل ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شاندار ترقیات عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد خلیق عالم صاحب فاروقی کی بیٹی عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مانچسٹر یونیورسٹی سے MS کے بعد جینٹک انجینئرنگ میں P.H.D میں نمایاں کامیابی کے بعد واپس پاکستان آگئی ہیں۔ ان کی دوسری بیٹی عزیزہ بشریٰ نے امسال NED یونیورسٹی سے کمپیوٹر سائنس میں BE فرسٹ ڈویژن میں کیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں بہت مبارک فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کے والد محترم مکرم چوہدری قائم الدین صاحب کاہلوں آف بھینی بانگر نزد قادیان ثم کوٹلی چہور ضلع سیالکوٹ ۸۶، سال کی عمر میں طاہر آباد ربوہ میں ۲، رمضان المبارک بمطابق ۲۹، مارچ ۹۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔
وفات اچانک اُس وقت ہوئی جب آپ تلاوت قرآن کریم کر رہے تھے۔ آپ موصی تھے۔ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی تدفین میں شامل ہوئے اور قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دُعا کروائی۔
احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

قرارداد تعزیت

اراکین جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین نے مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب چیئرمین شاہ نواز گروپ آف انڈسٹری کی وفات پر حسب ذیل قرارداد تعزیت بھجوائی ہے۔

محترم چوہدری شاہ نواز صاحب نہایت اعلیٰ اخلاق و اوصاف سے متصف تھے آپ ایک مہربان اور شفیق مالک ہمدرد اور غمخوار ساتھی خوش مزاج خوش اطوار، خوش لباس انسان تھے۔ افراد جماعت احمدیہ شاہ تاج کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ ہی نہایت مشفقانہ اور مربیانہ ہوتا تھا اور تمام افراد جماعت احمدیہ شاہ تاج کے ساتھ دلی انس اور محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ کے اس سلوک خسروانہ کے سبب تمام افراد جماعت آپ سے دلی عقیدت اور محبت کا تعلق رکھتے تھے اور آپ کو اپنا مونس، غمخوار تصور کرتے تھے۔

محترم چوہدری شاہ نواز صاحب کی وفات پر احباب جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز موصوف کے اعزا بالخصوص محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ، محترم چوہدری محمود نواز صاحب، محترم چوہدری منیر نواز صاحب پسران محترمہ امتہ الحیٔ صاحبہ، محترمہ امتہ الباری صاحبہ دختران سے اپنے دلی دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں اور دُعاگو ہیں کہ مولیٰ کریم محترم چوہدری شاہ نواز صاحب کو اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے لواحقین کا خود حامی و ناصر ہو اور انہیں دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات سے نوازتا رہے۔

بقیہ از صفحہ ۶ سے آگے

آپ کو یاد ہوگا کہ جب علامہ اقبالؒ نے اسرار خودی لکھی جس میں انہوں نے حافظ پر حملہ کیا تو وہ صوفی جن کا وجودی تصوف سے تعلق تھا انہوں نے علامہ پر بہت اعتراض کئے انہیں اسلام کا دشمن اور روحانیت کا مخالف کہا اور پتہ نہیں کیا کچھ کہا۔ یہ مواد اخباروں اور رسالوں میں تین سال تک علامہ کے خلاف چھپتا رہا۔ ان کے سرخیل خواجہ حسن نظامی تھے۔ جن کے ساتھ علامہ کی دوستی بھی تھی لیکن آپ دیکھئے کہ اس لٹریچر کا نام و نشان نہیں ملتا جبکہ علامہ اقبالؒ کے نظریات آج تک قائم ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر ہسپتال میں خالی اسامیاں

۱۔ میل۔ فی میل نرسز = ۱۹۶۰ - ۷۹ - ۹۸۰

۲۔ اپریشن روم اسسٹنٹ = ۱۵۴۶ - ۳۶ - ۸۲۶

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کے مقرر کردہ الاؤنس کے علاوہ دیگر مراعات امداد گندم + امداد موسم سرما + علاج معالجہ کی سہولت فری دی جائے گی + لیاقت و قابلیت کے مطابق اضافی ترقی کی سفارش بھی کی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

ہوئے کہ اگر گجرات کی بجائے دھیر کے کلاں کی جماعت میں عرصہ وقف گزارنے کی اجازت ہو جائے تو چوہدری صاحب کو پرہیزی کھانے کے حصول میں سہولت رہے گی۔ میرے پاس دفتر میں تشریف لائے اور خوشی خوشی باتیں کرتے رہے۔ اس بات پر بہت خوش نظر آتے تھے کہ میں وقف عارضی کیلئے جا رہا ہوں اور مجھے بتا گئے کہ میں پرسوں یا ترسوں نئی تجویز شدہ جگہ دھیر کے کلاں کے لئے روانہ ہو جاؤں گا مگر افسوس کہ وہ تاریخ نہ آئی اور حضرت چوہدری رحمت خان صاحب اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی اچانک وفات کی خبر سے بہت صدمہ ہوا ..... مگر اس بات کی تسلی تھی کہ ان کی زندگی مجاہدانہ عزائم کے دوران ہی ختم ہوئی اور ان کا آخری سانس تک بلحاظ نیت و عزم (سعیٔ دین) اور خدمت دین میں گزرا۔ ایسے ہی اولوالعزم خدام دین احمدیت کی سربلندی کا موجب ہوتے ہیں اور ایسے ہی بزرگوں کو دائمی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی روح کو نفوسِ مطمئنہ میں شامل فرما کر جنت میں جگہ دے اور ان کے سب پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں بزرگ چوہدری صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

خود دل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان

کا رمضان المبارک کے مہینے کا پروگرام

- ۵، ۶، ۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ
- ۱۵ - ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کار والہ
- ۱۹، ۲۰، ۲۱ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی
- ۲۲، ۲۳، ۲۴ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ۔ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

مینجر

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

گوجرانوالہ

پائیدار ، پورا وزن ، زیادہ طاقتور

فیکٹو سیمنٹ دستیاب ہے | رحمت بازار۔ ربوہ بالمقابل لنگر خانہ نمبر ۲

کیوریٹو ٹائم CURATIVE TIME

برائے رمضان المبارک

کیوریٹو کلینک و دفاتر صبح ۸ بجے سے ۳ بجے دوپہر تک کھلے رہیں گے۔ جمعۃ المبارک کو تعطیل ہوگی۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

خبریں

مُلکی خبریں

○ لاہور کے گنجان آبادی کے علاقے دہلی دروازے کے باہر میلاد چوک میں سی آئی اے سٹاف کو توالی کے بالکل سامنے پھلوں کی دوکان میں بم کے ایک زبردست دھماکے سے پانچ افراد ہلاک اور ۲۳ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں سے پانچ کی حالت تشویشناک ہے بم کے دھماکے سے علاقے میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ کئی گاڑیاں اور موٹر سائیکل آپس میں ٹکرا گئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے اپنے بجٹ سے دو ارب روپے زیادہ خرچ کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے قیمتیں بڑھائی گئی ہیں۔ پنجاب کے وزیر خزانہ نے اس الزام کی تردید کی ہے اور وزیر اعظم کو کہا ہے کہ وہ مشترکہ کونسل کا اجلاس بلائیں۔ اس میں ساری بات واضح ہو جائے گی۔

○ بنکوں کی نئی برانچیں کھولنے پر سے پابندی ختم کر دی گئی ہے یہ پابندی ۱۳ سال قبل لگائی گئی تھی۔

○ صوبہ سرحد کے قبائلیوں نے میزائیلوں سے بھرے ہوئے مجاہدین کے تین ٹرکوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگتی نے کہا ہے کہ سمگلروں کی جنت اسلام آباد میں ہے لیکن پراپیگنڈہ ہمارے خلاف کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمگلروں کے دشمن ہیں جبکہ وفاقی ادارے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

○ باوثوق ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کا بجٹ عالمی مالیاتی فنڈ کی نگرانی میں بنے گا۔ فنڈ کا وفد مئی میں آکر بجٹ کے اعلان تک پاکستان میں رہے گا۔ فنڈ نے دھمکی دی ہے کہ اگر اس کی شرائط نہ مانی گئیں تو قرضے اور دوسری امداد بند کر دی جائیگی۔

○ وفاقی وزیر خوراک نے اعلان کیا ہے کہ اگلی فصل سے گندم کی قیمت بڑھا دی جائے گی۔

غیر مُلکی خبریں

○ روسی پارلیمنٹ نے اس قانون کی شرائط کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت روسی جمہوریتیں وفاق سے علیحدہ ہو سکتی ہیں۔ ان شرائط میں کہا گیا ہے کہ آزادی کے لئے خواہش مند جمہوریہ میں ریفرنڈم کرایا جائے جس میں دو تہائی آبادی سے روس سے علیحدگی کی حمایت لازمی شرط ہو گی۔ اس کے بعد متعلقہ جمہوریہ روس کے ساتھ مذاکرات کرے جن میں مالی جائیداد اور دیگر امور کے بارے میں تصفیہ کیا جائے۔ قبل ازیں لتھوانیہ اور استھوانیہ ان شرائط کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان کر چکے ہیں کیونکہ جمہوریتیں اپنی مرضی سے روسی وفاق میں شامل نہیں ہوئیں اور روس ان کے لئے ایک غیر ملکی طاقت ہے۔

○ نیویارک میں فلپائن کی سابق خاتون اول ایملڈا مارکوس کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران امریکہ کے سرکاری وکیل نے کہا ہے کہ ایملڈا وسیع پیمانے پر چوری، فراڈ اور دھوکہ دہی کی مرتکب ہوئی ہیں۔ انہوں نے فلپائن کے سرکاری خزانے سے حاصل کردہ رقم سے نیویارک میں چار عمارتیں خریدیں جن کی قیمت ۱۴۱ کروڑ ڈالر ہے۔ نیز جائیداد کے علاوہ ہیرے اور آرٹ کے نادر نمونے بھی خریدے گئے ہیں۔ مسز مارکوس کے وکیل صفائی کے مطابق جائیداد کی خرید بالکل قانونی ہے۔